

## ❖ ابتدائیہ

شریعت : اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والے مجموعہ قوانین کو شریعت یا شرعی قوانین کہتے ہیں۔

اقسام شریعت : یہ تین ہیں؛ شریعتِ موسوی، شریعتِ عیسوی اور شریعتِ محمدی۔

اسلامی قوانین فقہ : یہ پانچ ہیں؛ فقہ حنفی، فقہ حنبلی، فقہ مالکی، فقہ شافعی اور فقہ جعفری۔

تصوف : تصوف کو قرآنی اصطلاح میں "تزکیہٴ نفس" اور حدیث کی اصطلاح میں "احسان" کہتے ہیں۔

تصوف صرف روحانی، باطنی کیفیات اور روحانی اقدار و اطوار کا مجموعہ ہی نہیں بلکہ علمی، فکری، عملی، معاشرتی اور تہذیبی تمام جہتوں میں اخلاص کا نام تصوف ہے۔ ائمہ تصوف نے اپنے تمام معتقدات، تصورات اور معمولات کی بنیاد قرآن و سنت کو ٹھہرایا ہے۔ بقول حضرت جنید بغدادیؒ۔ "راہ تصوف صرف وہی پاسکتا ہے جس کے دائیں ہاتھ میں قرآن حکیم اور بائیں ہاتھ میں احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو۔ اور وہ ان دونوں چراغوں کی روشنی میں راستہ طے کرے تاکہ نہ بٹک و شبہ کے گڑھوں میں گرے اور نہ ہی گمراہی کے اندھیروں میں پھنسے"۔

طریقت : صوفیاء کے نزدیک شریعت سے اگلا درجہ طریقت کا ہے۔ اس میں سالک (راہ طریقت پر چلنے والا)

اپنے ظاہر کے ساتھ ساتھ اپنے باطن پر خصوصی توجہ دیتا ہے۔ تاہم اس میں رہنمائی کے لیے اس کو کسی استاد کی ضرورت ہوتی ہے جسے شیخ، مرشد یا پیر کہا جاتا ہے۔ اس شیخ کی تلاش اس وجہ سے بھی ضروری ہے کہ جب تک انسان اکیلا ہوتا ہے وہ شیطان کے لیے ایک آسان شکار ہوتا ہے۔ مگر جب وہ کسی شیخ کی بیعت اختیار کر کے اس کے مریدین کی فہرست میں شامل ہو جاتا ہے تو وہ شیطان کے وسوسوں سے کافی حد تک بچ جاتا ہے۔ پھر شیخ کی تعلیم کے مطابق وہ اپنے نفس کو عیوب سے پاک کرتا جاتا ہے، یہاں تک کہ اسے اللہ کا قرب حاصل ہو جاتا ہے۔ اس سارے عمل کو یا اس راستے پر چلنے کو طریقت کہتے ہیں۔

### ❖ سلسلہٴ خلافت و طریقت

حضرت ابو بکر صدیقؓ سے: سلسلہٴ نقشبندیہ، قادریہ، شاہ مداریہ و شطاریہ

حضرت عمر فاروقؓ سے: سلسلہٴ فاروقیہ و ادبسیہ

حضرت علیؓ سے: سلسلہٴ قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ، رفاعیہ وغیرہ

حضرت امام حسنؓ سے: سلسلہٴ قادریہ و شاذلیہ

سلاسل : تصوف میں سلسلہ سے مراد مرشد یا شیخ کا روحانی طریقہ اور شجرہٴ نسبت ہوتا ہے۔ سلسلہ کی جمع سلاسل کہلاتی ہے۔ ہندو پاکستان میں طریقت کے چار بڑے سلاسل ہیں۔ ان کے نام ہیں چشتیہ، قادریہ، سہروردیہ اور نقشبندیہ۔ سلسلہٴ چشتیہ کے بانی خواجہ معین الدین چشتی ہیں۔ ان کے آگے دو شاخیں ہیں۔ وہ ہیں چشتیہ صابریہ (صابر کلیری) اور چشتیہ نظامیہ (خواجہ نظام الدین اولیاء)۔ سلسلہٴ قادریہ کے بانی شیخ عبدالقادر جیلانی ہیں۔ سلسلہٴ سہروردیہ کے مبتدی شیخ شہاب الدین سہروردیؒ ہیں، اور سلسلہٴ نقشبندیہ کے بانی خواجہ بہاؤ الدین نقشبندیؒ ہیں۔ ان تمام سلاسل کے رہنماؤں کے پیش نظر بنیادی طور پر اللہ تعالیٰ کے ذکر اور یاد ہی کو قائم کرنا رہا۔ سلسلہٴ نقشبندیہ حضرت ابو بکر صدیقؓ سے چلا۔ حضرت علیؓ سے چلنے والے سلسلے کو ابتدا میں سلسلہٴ علوی کہا جاتا تھا۔ بعد میں قادریہ، چشتیہ اور سہروردیہ سلسلے، وقت کی ضرورت کے تحت، ذکر کے طریقوں یا اسباق میں معمولی تجدید کیے جانے پر ان کے بانی شیوخ کے ناموں سے پہچانے جانے لگے۔ دوسرے سلسلوں کی بھی کچھ یہی صورت حال ہے۔

### ❖ سلسلہٴ نقشبندیہ

طریقتِ نقشبندیہ روحانیت کے مشہور سلاسل میں سے ہے۔ اس کے پیروکار نقشبندی کہلاتے ہیں۔ اس روحانی سلسلہ کے بانی شیخ بہاؤ الدین نقشبندؒ (1389AD - 1328) ہیں جو بخارا (ازبکستان) کے رہنے والے تھے۔ طریقت کا یہ سلسلہ شروع میں بخارا، ترکستان اور وسط ایشیا میں رہا۔ لیکن بعد میں یہ ہندوستان، پاکستان اور دوسرے مقامات میں بھی پھیل گیا۔

سلسلہٴ نقشبندیہ تمام سلاسل کا سالار سلسلہ بھی سمجھا جاتا ہے۔ اس سلسلہ سے آگے کئی ذیلی سلاسل

چلتے ہیں جن میں سلسلہٴ مجددیہ بہت معروف ہے۔ اس کے بانی حضرت مجدد الف ثانی (1564 - 1624 AD) ہیں۔

سلسلہ مجددیہ دنیا کے بہت سے ممالک کے علاوہ برصغیر میں بھی پھیلا ہوا ہے۔ اس کی ذیلی شاخوں میں سلسلہ سیفیہ، سلسلہ قندھاریہ وغیرہ بھی شامل ہیں۔

### • شیخ بہاؤ الدین نقشبندؒ نے درجہ ذیل گیارہ اصول قائم کیے:

- (1) نظر بر قدم (2) ہوشِ دردم (3) خلوتِ درانجمن (4) ذکر (5) سفرِ وطن (6) بازگشت (7) نگاہِ داشت (8) یادداشت (9) و توفِ عددی (10) و توفِ زمانی اور (11) و توفِ قلبی۔

اوپر بیان کردہ اصولوں میں سے پہلے چار کی تفصیل درجہ ذیل ہے:

☆ **نظر بر قدم**: اپنی نگاہ اپنے پاؤں کی طرف رکھنا، تاکہ نظر کی محافظت ہو سکے۔ نظر کی آلودگی ایک ایسا زہر آلود تیر ہے جس سے شکار اور شکاری دونوں ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اور یہ ہلاکت ایمان کے لیے نقص کا باعث ہے۔ سالک کا قدم اس کی نظر باطن سے پیچھے نہ رہے۔ سالک اپنی برائی اور نیکی کے قدم کو دیکھے۔ اگر برائی میں قدم دیکھے تو پیچھے ہٹائے اور نیکی کے قدم کو مزید آگے بڑھائے۔ نیکی نظر رکھنا سنت رسولؐ ہے۔

☆ **ہوشِ دردم**: صوفی اصطلاح میں یہ پاسِ انفاس کہلاتا ہے۔ یعنی یہ کہ سالک کا ہر سانس حضور و آگاہی اور ہر دم ہوش میں ہو۔ تاکہ کوئی سانس غفلت و معصیت میں نہ گزرے۔ ہر وقت سانس کی حفاظت کرے اور رابطہ ٹوٹنے نہ پائے اور وابستگی قائم رہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ "سمجھدار وہ شخص ہے جس نے اپنے نفس کو ڈرایا"۔ حضرت خواجہ نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ کسی سانس کو ضائع نہ ہونے دیں۔ یعنی سانس کے دخول و خروج اور خروج و دخول کے درمیان محافظت درکار ہے، اور کوئی لمحہ غفلت میں نہ گزرے۔ اگر غفلت محسوس کرے تو استغفار کرے۔ آئندہ غفلت ترک کرنے کا ارادہ کرے۔ کیونکہ اسی غفلت کے سبب انسان گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔

☆ **خلوتِ درانجمن**: اس کا مطلب یہ ہے کہ دل سے خدا کے ساتھ مشغول رہے، اور اپنے تمام مشاغل روزمرہ یعنی کھنا پینا، اٹھنا بیٹھنا، معاملات کا فہم و ادراک وغیرہ پر اللہ جل شانہ کے ساتھ تعلق کو قائم رکھے۔ ہاتھ پاؤں دنیا کے کاموں میں مشغول تو رہے لیکن دل اللہ کی طرف متوجہ ہو۔ خلوتِ درانجمن سے مراد بھی یہی ہے کہ پوری کائنات تو موجود ہے، لیکن دل میں اللہ کے سوائے کسی کا خیال تک نہ ہو۔ شاہ نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک خلوتِ درانجمن، ظاہر میں خلق کے ساتھ، اور باطن میں حق کے ساتھ ہونا ہے۔

☆ ذکر اذکار: تمام سلاسل میں ذکر الہی بہت اہمیت کی حامل ہے۔ بقول مولانا عبدالقدیر صدیقیؒ۔  
 "شریعت کیا ہے؟۔۔ احکام الہی۔ طریقت کیا ہے؟۔۔ راہِ خدا پر چلنا۔ اور حقیقت کیا ہے؟۔۔ اللہ کی ذات و صفات کو سمجھنا، اور یہی معرفت ہے۔ اور رات دن اس کی دُھن میں رہنا۔ یہ محویت ہے۔ اس کے مقابل، بے ابر کا کھلا موسم ہے۔ رات دن خدا کی یاد ہے، اس کی یاد میں دل شاد ہے۔ نادان اپنی عمر برباد کرتے ہیں، نہ ذکر نہ فکر۔ جو ہوشیار ہوتے ہیں وہ ہر طرح خبردار ہوتے ہیں"۔ (حوالہ: حاصلات تفسیر صدیقی، باب۔ 37)

### ❖ ذکر کے اقسام

(1) ذکرِ جہری (2) ذکرِ خفی (3) ذکرِ لسانی (4) ذکرِ قلبی (5) ذکرِ جس دم

(6) ذکرِ بغیر جس دم (7) ذکرِ دائمی یعنی مستقل حضوری

آواز بلند ذکر کرنا، ذکرِ جہری ہے۔ اس سے جسم میں حرارت پیدا ہوتی ہے، اور کاہلی دور ہوتی ہے۔ ذکرِ جہری کرنے سے خطرات دفع ہوتے ہیں۔ جذبات اُبھرتے ہیں۔ عشق و محبت میں زور پیدا ہوتا ہے۔ بے قراری اور تڑپ پیدا ہوتی ہے۔ ذکرِ جہری والوں پر فنائیت آتی ہے۔ ایسے، جیسے کسی کو پچھونے کاٹ لیا ہو یا لگ میں جل رہا ہو۔ چنچتا ہے، چلاتا ہے۔ اور تڑپ تڑپ کر جان دے دیتا ہے۔

بغیر آواز کے آہستہ آہستہ ذکر کرنا، ذکرِ خفی یا ذکرِ سری ہے۔ اس سے اطمینان و سکون پیدا ہوتا ہے۔ فنائیت و محویت آتی ہے، اس طرح جیسے کسی کو سانپ نے کاٹ لیا ہو یا پانی میں ڈوب مرا ہو۔ غریب نے جان دے دی، نہ چیخ نہ پکار۔ نہ ہائے نہ وائے۔ بے چارے نے سانس تک نہ لی اور ختم شد۔

ذکرِ جہری عموماً چشتیہ حضرات کرتے ہیں۔ قادر یہ طریقہ میں پہلے ذکرِ جہری سے جوش و خروش پیدا کیا جاتا ہے، اور پھر ذکرِ خفی سے محویت اور سکون کی تعلیم دی جاتی ہے۔ شیخ بہاء الدین نقشبندؒ ذکرِ جہری، یعنی آواز بلند ذکر، کرنے سے پرہیز کرتے تھے۔ آپ کا نظریہ تھا "ظاہر باخلق و باطن باحق" اور آپ فرماتے "خلوت میں شہرت ہے اور شہرت میں آفت"۔

دوام حضوری کو کچھ یوں سمجھا جاسکتا ہے۔ جیسے شروع شروع میں جب کار چلانا سیکھتے ہیں تو چلانے والے کی توجہ روڈ کے علاوہ کار کے اسٹیرنگ، کچھ اور بریک کی طرف ہر دم لگی رہتی ہے۔ لیکن وقت کے ساتھ ساتھ جب ان

سب میں ایک توازن سا قائم ہو جاتا ہے تو پھر وہ بات بھی کرتا ہے، ادھر ادھر مڑ کر بھی دیکھتا ہے۔ کیا ایسے میں اسے کاریاراستے کا خیال نہیں رہتا۔؟ نہیں۔۔! ضرور رہتا ہے، مگر تحت الشعور میں چلا جاتا ہے۔ جب علم ذات ہو گیا تو اب غفلت کہاں! اسی کا نام "دوام حضوری" ہے۔ اور جس شخص کو دوام حضور ہے گویا اسے سراپا سُور ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ میرے متعلق جیسا گمان رکھتا ہے میں اس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں۔ جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ اپنے دل میں میرا ذکر (ذکر خفی) کرے تو میں بھی خفیہ اس کا ذکر (اپنے شایان شان) کرتا ہوں۔ اور اگر وہ جماعت میں میرا ذکر (ذکر جہری) کرے تو میں بھی اس کی جماعت سے بہتر جماعت میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔ اگر وہ ایک باشت میرے نزدیک آئے تو میں ایک بازو کے برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں۔ اگر وہ ایک بازو کے برابر میرے نزدیک آئے تو میں دو بازوؤں کے برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں۔ اور اگر وہ میری طرف چل کر آئے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔ (یہ حدیث متفق علیہ ہے۔)

### ❖ لطائف، ضربات اور مراقبہ

انسان کے جسم میں محل نور کو لطیفہ کہتے ہیں۔ انسان کی ساخت دس اجزاء سے ہوئی ہے۔ ان میں سے پانچ (ہوا، پانی، آگ، مٹی اور لطیف نفس) عالم خلق کے اجزاء ہیں، اور پانچ (قلب، روح، سر، خفی اور اخفی) عالم امر کے اجزاء ہیں۔ ان اجزائے عشرہ کو لطائف عشرہ کہا جاتا ہے۔ یہاں قلب سے مراد گوشت کا ٹکرا نہیں بلکہ ایک لطیفہ ہے جس میں اللہ فیض و دیعت فرماتا ہے۔ اسے قلب حقیقی کہا جاتا ہے۔ لطیفہ قلب کا مقام انسان کے جسم میں بائیں پستان کے نیچے 12 انگلیوں کے فاصلے پر ہوتا ہے۔ روح بھی اللہ کی طرف سے عطا کردہ ایک لطیفہ ہے۔ اس کا مقام انسان کے سینے میں سیدھے پستان کے نیچے 12 انگلیوں کے فاصلے پر ہوتا ہے۔ لطیفہ سر کا مقام انسان کے سینے میں بائیں پستان کے برابر 12 انگلیوں کے فاصلے پر وسط سینہ کی طرف ہوتا ہے۔ لطیفہ خفی کا مقام انسان کے سینے میں سیدھے پستان کے برابر 12 انگلیوں کے فاصلے پر وسط سینہ کی طرف ہے، جب کہ اخفی کا مقام سینہ کے بالکل درمیان میں ہے۔

قارئین کی اطلاع کے لیے یہاں یہ بتانا مناسب ہوگا کہ دل اور دماغ کی آپس میں کمیونی کیشن کے تعلق سے موجودہ سائنس کا یہ کہنا ہے کہ دل اور دماغ کے درمیان بات چیت دراصل ایک متحرک ، جلدی ، دو طرفہ مکالمہ ہے، جس میں ہر عضو دوسرے کے کام کو مسلسل متاثر کرتا ہے۔ جدید تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ دل ، دماغ سے چار بڑے طریقوں سے رابطہ کرتا ہے:

- (۱) اعصابی طور پر اعصابی تحریکوں کی ترسیل کے ذریعے
- (۲) حیاتیاتی کیمیائی طور پر ہارمونز اور نیورو ٹرانسمیٹر کے ذریعے
- (۳) حیاتیاتی طور پر دباؤ کی لہروں کے ذریعے
- (۴) توانائی سے برقی مقناطیسی میدان کے تعامل کے ذریعے

ان تمام نالیوں کے ساتھ بات چیت دماغ کی سرگرمی کو نمایاں طور پر متاثر کرتی ہے۔ علاوہ ازیں تحقیق سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ دل ، دماغ کو جو پیغامات بھیجتا ہے وہ اس کی کارکردگی کو متاثر کرتا ہے۔

(Reference; Science of the Heart; Exploring the Role of the Heart in Human

An overview of Research conducted by the HeartMath Institute)

<https://www.heartmath.org/research/science-of-the-heart/heart-brain-communication/>

ذکر میں بیٹھنے کے آداب ہیں۔ تنہا ہوں تو قبلہ رخ بیٹھنا، چارزانو یعنی آلتی پالقی بیٹھنا اور بائیں ران میں گھٹنے کے نیچے کیماس کی رگ ہے اس کو انگوٹھے سے دبانا، اس کے آداب میں سے ہے۔ تاہم دو زانو بھی بیٹھا جاسکتا ہے، جیسے پانچ وقتہ نمازوں میں بیٹھا جاتا ہے۔ باجماعت ذکر کے لیے دائرہ میں بیٹھنا چاہیے۔

عموماً ضرب دل پر دی جاتی ہے۔ بعض لوگ دیگر اور لطائف پر بھی ضرب دیتے ہیں۔ ذکر، ایک ضربی، دو ضربی، سہ ضربی اور چار ضربی کیا جاتا ہے۔ اس قسم کا ذکر اجتماعی کیا جاتا ہے، اور اس لیے کیا جاتا ہے تاکہ ذکر کی آواز سن کر زیادہ سے زیادہ لوگ حلقہ ذکر میں آئیں۔ ذکر جہری ضربی چار مقام طے کر کے ہوتا ہے۔ اگر اس ذکر کو ہر ضرب میں اس تصور کے ساتھ کیا جائے کہ جدھر منہ پھیرو، ادھر ہی خدا ہے، تو استغراق اور محویت کی کیفیت پیدا ہو کر ہر شے سے ذکر کی آواز سنائی دینے لگتی ہے۔

روحانی طاقت کو اندرونی نور سے یکجا کر کے کسی مقام پر پہنچ جانے کا نام مراقبہ ہے۔ مراقبہ کے لیے لطائف کی بیداری اور روحانی طاقت کا پیدا ہونا ضروری ہے۔ مراقبہ انتہائی لوگوں کا کام ہے، جن کے نفس پاک اور قلب صاف ہو چکے ہوں۔ عام لوگوں کا مراقبہ نادانی ہے، خواہ کسی بھی ظاہری عبادت سے کیوں نہ ہو۔

### ❖ سلسلہ قادریہ

یہ سلسلہ طریقت حضرت عبدالقادر جیلانی (1077-1166 AD) کے نام سے منسوب ہے۔ شیخ عبدالقادر حنبلی مذہب سے تعلق رکھتے تھے۔ وہ بغداد میں ایک مدرسہ اور خانقاہ کے ناظم تھے، اور ان دونوں مقامات پر وعظ فرمایا کرتے تھے۔ آپ لوگوں کو مختلف علوم بالخصوص تفسیر، حدیث، فقہ حنبلی، اصول فقہ اور نحو کی تعلیم دیتے رہے۔ دارالافتا کا کام بھی شیخ عبدالقادر کے ذمہ تھا۔ آپ حنبلی اور شافعی دونوں مذاہب کے مطابق فتوے (شریعت کے مطابق احکامات) لکھتے تھے۔ بغداد کی تباہی کے بعد مدرسہ اور باطونوں ختم ہو گئے۔

شیخ عبدالقادر کے بعد آپ کے بیٹے شیخ عبدالوہاب اور شیخ عبدالرزاق آپ کے جانشین ہوئے۔ اور پھر کچھ ہی عرصہ کے بعد ان کے ذریعے سے پیری مریدی کا سلسلہ مستقل طور پر پھیل گیا۔ پیر اپنے جس مرید کو کامل سمجھتا تھا اس کو خرقہ (وہ لباس جو شیخ اپنے مرید کو بطور خلافت دے) اسے دے کر دوسرے ممالک میں اسلام کی اشاعت کے لیے روانہ کر دیتا تھا۔ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں ہی ان کے متعدد پیروکاروں نے شیخ کی تبلیغ اسلام کو مختلف ممالک میں پھیلانا شروع کر دیا تھا۔

برصغیر پاک و ہند میں طریقت کے دوسرے سلسلوں کے مقابل سلسلہ قادریہ کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ یہاں یہ سلسلہ حضرت شیخ محمد الحسنی جیلانی، شیخ عبدالقادر ثانی اور حضرت شاہ سکندر محبوب الہی کے ذریعے پہنچا۔ برصغیر پاک و ہند میں کئی معروف علماء اور صوفی بزرگ اس سلسلہ سے متعلق رہے ہیں۔

سلاسل تصوف میں سلسلہ قادریہ سب سے قدیم اور سب سے زیادہ مشہور و مستند سلسلہ روحانیت مانا جاتا ہے۔ شیخ عبدالقادر جیلانی ان آئمہ اسلام میں سے ہیں جو اپنے دور کے مسلم علماء و فضلا کے سردار تھے۔ شیخ عبدالقادر جیلانی پنے دور میں سب سے زیادہ شریعت اسلامیہ کا التزام کرنے والوں اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والوں میں سمجھے جاتے ہیں۔ وہ شریعت اسلامیہ کو ہر چیز پر مقدم رکھتے تھے۔

شیخ عبدالقادر جیلانی کی مجلس میں بہت سے لوگ اپنے گناہوں سے توبہ کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ذکر کرنے میں ایک جمال و کمال عطا کیا تھا اور لوگوں کے درمیان میں ان کا فضل پھیلایا۔ شیخ عبدالقادر جیلانی دین میں بدعات کی ایجاد کے مخالف تھے، اور وہ سلف صالحین یعنی برگزیدہ بزرگ (جیسے صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین وغیرہ) کے راستے چلتے۔ اور اپنی تصانیف اور تقاریر میں لوگوں کو سلف کی اتباع کرنے پر ابھارتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الصُّفٰت کی ایک آیت میں عددِ کثیر کو مائتۃ اَلْفٍ اَوْ یَبْدُوْنَ، یعنی ایک لاکھ یا اس سے زیادہ سے بیان فرمایا ہے۔ لہذا اللہ تعالیٰ کا کوئی اسم لاکھ یا سو لاکھ بار پڑھیں تو اس کو "زکوٰۃ دینا" کہتے ہیں۔ طریقہ قادریہ میں بعض اسماء الہیہ کی زکوٰۃ دلاتے ہیں۔ ہر اسم الہی کے ساتھ توجہ کے لیے، ہر سو یا پانچ سو کے بعد، مختصر سی دعائیں بھی پڑھی جاتی ہیں۔ یہ دعائیں، توجہات شریف، کشکول شریف اور فیوض قادری سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

### ❖ سلسلہ چشتیہ

حضرت علیؑ کی نویں پشت میں سے ایک بزرگ ابو اسحاق شامی تھے۔ بعض روایات کے مطابق یہ بزرگ ایشیائے کوچک سے آئے اور چشت نام کے ایک گاؤں میں جو علاقہ خراسان میں ہے مقیم ہوئے۔ بعض کے نزدیک وہ شام میں اقامت پزیر ہوئے اور وفات پر وہیں دفن ہوئے۔ تاہم سلسلہ چشتیہ کا آغاز خواجہ ابو اسحاق سے ہی ہوا۔ ان کے بعد اس سلسلہ کا فروغ خواجہ مودود چشتی کے ذریعہ ہوا۔ ان کے زمانے میں سلسلہ چشتیہ بلخ سے بغداد و ہند تک پہنچ چکا تھا اسی لئے آپ کو سلسلہ چشتیہ کے امام طریقت اور شیخ الشیوخ بھی کہا جاتا ہے۔

بعض لوگ اس سلسلے کا بانی حضرت معین الدین چشتی کو قرار دیتے ہیں اس لئے کہ آپ نے ہی اسے ہندوستان میں پھیلا یا۔ ان کے علاوہ ابو احمد ابدال، خواجہ قطب الدین بختیار کاکی، پاکپتن کے بابا فرید الدین گنج شکر، علی احمد صابر کلیری اور دہلی کے نظام الدین اولیاء کے نام بھی اسی سلسلہ کے فروغ میں لیے جاتے ہیں۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی (1138-1235AD) سبستان میں پیدا ہوئے۔ خواجہ معین الدین نجیب الطرفین سید ہیں۔ آپ کا سلسلہ نسب حضرت علیؑ تک پہنچتا ہے۔ آپ کی تعلیم و تربیت خراسان میں ہوئی۔ پھر آپ سمرقند گئے۔ اور جب آپ عراق کے لیے نکلے تو راستے میں پہلے قصبہ ہرون، نیشاپور پر رکے۔ یہاں آپ



حضرت خواجہ عثمان ہروی چشتی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے بیعت کی۔ ایک عرصہ دراز تک ان کی خدمت میں رہے اور کمالِ مجاہدہ اور ریاضت کی۔ جس کے بعد آپ کو ان سے خلافت ملی۔ پھر آپ نے مختلف علاقوں میں گھوم پھر کر کئی اولیائے کرام سے ملاقاتیں کیں۔ بغداد، ہرات، تبریز اور بلخ سے ہوتے ہوئے حضرت معین الدین ہندوستان آئے اور پہلے لاہور پہنچے۔ مشہور ہے کہ یہاں آپ نے حضرت داتا گنج بخش کے مزار پر چلہ کشی کی۔ پھر لاہور سے آپ ملتان تشریف لے گئے۔ یہاں آپ نے کچھ عرصہ قیام کر کے ہندوستانی زبانوں میں مہارت حاصل کی۔ اس کے بعد آپ دہلی آئے اور مختصر قیام کے بعد اجمیر کا رخ کیا۔ اُس وقت ہندوستان کے بادشاہ رائے پتھوراکا قیام اجمیر میں تھا، یوں شہر اجمیر، دہلی سے بھی زیادہ اہمیت رکھتا تھا۔ تاہم طبقاتِ ناصری کے ایک حوالے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ جب اجمیر پہنچے تو سلطان معز الدین غوری کی لشکر کشی کے سبب اس ہندو حکمران کا خاتمہ ہو چکا تھا۔

خواجہ صاحب اپنے عہد کے بہت بڑے بزرگ تھے۔ ہندوستان میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت آپ کا سب سے بڑا کارنامہ ہے۔ آپ ہی نے ہندوستان میں چشتیہ سلسلہ کی بنیاد رکھی۔ چشت، ہرات کے قریب ایک گاؤں ہے جہاں خواجہ ابواسحق نے اس سلسلہ کو شروع کیا تھا۔ حضرت معین الدین چشتی کے مرشد کو اسی سلسلہ میں خلافت ملی تھی۔

حضرت معین الدین چشتی کے خلفاء میں خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اور شیخ حمید الدین ناگوری نے بڑی شہرت پائی۔ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی، بغداد میں شیخ معین الدین چشتی کے مرید ہوئے تھے اور دہلی میں آپ نے چشتی سلسلہ کا کام بڑی خوبی سے انجام دیا۔ شیخ حمید الدین ناگوری، بخارا سے دہلی آئے تھے لیکن پہلے وہ ناگور میں رہے اس لیے ناگوری مشہور ہو گئے۔

### ❖ سلسلہ سہروردیہ

سہروردیہ، مشہور روحانی سلاسل میں سے ہے۔ اس سلسلہ کے پیروکار سہروردی کہلاتے ہیں، جو زیادہ تر ایران، پاکستان، بھارت اور بنگلہ دیش میں ہیں۔ اس سلسلہ کے بانی شیخ شہاب الدین سہروردی (1144- 1235 AD) تھے۔ شیخ صاحب کا تصوف دراصل شریعت و طریقت کے امتزاج کے

ساتھ ساتھ زہد و عبادت کا سنگم بھی ہے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ نہ تو طریقت کو شریعت سے جدا کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی شریعت کے تقاضے، طریقت پر عمل پیرا ہوئے بغیر پورے ہوتے ہیں۔

بے شمار بندگانِ خدا نے شیخ شہاب الدین سہروردی سے فیض حاصل کیا۔ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور آخر کار آپ کے غلاموں کی صف میں شامل ہو جاتے۔ حکومتِ وقت کی نظروں میں بھی آپ کا بڑا مقام و مرتبہ تھا۔ آپ نے متعدد بار امیر ناصر الدین اللہ احمد عباسی کی طرف سے بہ طور سفیر دوسرے ممالک کا سفر کیا۔ شیخ سہروردی کی تعلیمات کے مطابق آپ کا کہنا ہے کہ۔۔۔ سب کو ڈھونڈنا اور سوال کرنا عوام کا رتبہ ہے۔ اللہ کا بندہ بے اختیار اور غیر اللہ سے ناواقف ہوتا ہے۔ اور اللہ ہی کے فعل کا نظارہ کرنے والا اور اُسی کے حکم کا منتظر ہوتا ہے۔ جب یہ حالت ہوتی ہے تو عطا کا دروازہ اس کی طرف کھل جاتا ہے۔ اور کشف ہونے لگتا ہے جو قرب کا ایک درجہ ہے۔ اس کے بعد تجلی صفات اور پھر تجلی ذات تک جا پہنچتا ہے۔ یوں پہلے فنا اور پھر بقا نصیب ہوتی ہے۔۔۔!

ہندوستان میں سہروردیہ سلسلہ، چشتیہ سلسلے کے بعد آیا۔ تاہم اس سلسلے کی بنیاد شیخ ضیاء الدین ابو النجیب سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے بغداد میں رکھی تھی۔ وہ بغداد کی جامعہ نظامیہ میں شافعی فقہ پڑھاتے تھے۔ بغداد میں شیخ عبدالقادر جیلانی کے وصال کے بعد شیخ ابو النجیب سہروردی نے ایک سال تک اور ان کے بعد برسوں شیخ شہاب الدین سہروردی نے بغداد کی روحانی سیادت کو نہایت خوش اسلوبی سے نبھایا۔ آپ کی علمی لیاقت اور ریاضت کا شہرہ نہ صرف عراق میں بلکہ مصر و شام و حجاز اور ایران میں دور دور تک پہنچ چکا تھا۔ ہندوستان اور پاکستان میں بھی آپ کی بزرگی کا دھوم تھی۔

اُسی زمانے میں شیخ الاسلام بہاء الدین زکریا ملتانی مرشدِ کامل کی تلاش میں ہندوستان سے نکل کر اسلامی دُنیا میں ملکوں ملکوں پھرتے ہوئے بغداد میں شہاب الدین سہروردی کی مجلس میں جا پہنچے اور اپنا گوہر مراد پا لیا۔ مرشد نے صرف تین ہفتوں کی ریاضت کے بعد آپ کو خلافت عطا فرمادی اور ملتان جانے کا حکم دیا تاکہ برصغیر میں سہروردیہ سلسلے کی بنیادیں مضبوط کی جاسکیں۔ صحیح معنوں میں ہندوستان میں سہروردیہ سلسلے کی ترویج و اشاعت میں شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی کی ہی زبردست جدوجہد کا ایک کامیاب رول رہا ہے۔

## ❖ حاصل مضمون

اس تمام گفتگو کا حاصل قرآن مجید کی یہ آیت ہے:

الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ ، أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ  
 { جو لوگ ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے چین پاتے ہیں  
 وہ جان لیں کہ اللہ کی یاد ہی سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے۔ (13:28) }

اور

أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 { کلمہ طیبہ کا ذکر ہی سب سے افضل ہے۔ }

----- 0 -----